قرآن خدا کا کلام ہے

(مولانا مناظر احسن گیلانی)

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ

اور اگر ہو تم لوگ دبدہے میں اس بات کی طرف سے جسے اتارا ہم نے اپنے پجاری اور بندہ پر تو لاؤ کوئی سورہ مانند اسکے

وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

اور پکارو اپنے نگرانوں کو جو اللہ کے سوا ہیں، اگر ہو تم لوگ سچے۔

"پہلا رُخ"

بحر و بر خشکی و تری میں پکارو یا گیا کہ انسانوں کا سارا علمی سرمایہ خواہ آسمانی ہو یا زمینی، بیرونی ہو یا اندرونی، شک کی چنگاریوں و ریب کے شراروں سے بھرا ہوا ہے ان سے لپٹ کر جو چین حاصل کرنا چاہیگا صرف بے چین ہوگا، یقین کی خنکی صرف ذالک الکتاب (اس کتاب) میں بند کر دی گئی ہے جو لاریب فیہ ہے۔

مگر ان میں کچھ لوگ ہیں جو ہچکچا رہے ہیں آگے بڑھتے اور پیچھے ہٹتے ہیں، دبدہوں میں مبتلا ہیں، رہ رہ کر ان کے دلوں میں ہوک اٹھتی ہے، وسوسے کھولتے ہیں۔

"کیا واقعی یہ انسان کا کلام نہیں ہے؟ حرا کا پجاری جو شاید اپنے مالک کا بڑا سچا اور مخلص پجاری، اور اس کا بڑا بندہ ہے لیکن جس کلام کو کہہ رہا ہے کہ بندے کا نہیں بلکہ خدا کا ہے کیا وہ بندے ہی کی زبان

"سے ادا نہیں ہوا"۔

"انسان کے دماغ سے دل سے جان سے جو باتیں اس کی زبان پر ٹپکتی ہیں ان میں اور ان باتوں میں کیا فرق ہے" جو نبی کے دل پر، دماغ پر، زبان پر کائنات کی مخفی روح اور جانوں کی جان، کل یوم ہو فی شان کے یہاں سے ٹپک ٹپک کر سارے عالم میں پھیلتی رہیں۔"

لیکن تم کیوں کہتے ہو کہ آسمانوں کے چمکتے ہوئے اجرام، اور زمین کے جمادی، نباتاتی، حیوانی اجسام تمہارے اور تمہارے باپ دادوں کے پیدا کئے ہوئے نہیں ہیں، نہ تمہارے دل میں اس کا کبھی کھٹکا ہوا، اور نہ تم میں جو مالی خولیائی مغز رکھتے ہیں، ان کے اندر اس احتمال نے ہلچل پیدا کی کہ فلسفے کے بھی کسی اسکول میں یہ دعوے نہیں پایا جاتا، ہمالیہ کو ہمارے خاندان کے بزرگوں نے وجود بخشا ہے، گنگا ہمارے اسلاف کی ایجادی قوت کا ایک نمونہ ہے، دل اس دعوے کی جرأت سے کیوں کانپتا ہے، فطرت اس خیال کو کیوں جھٹلاتی ہے۔ آخر جنون اور ہذیان کے پتھروں سے اس کی عقل کیوں گھائل کی جاتی ہے کی جو آم کے درختوں کو اپنے والد مرحوم کا مخلوق اور سنگتروں کو اپنے اجداد مغفور کی تخلیقی اولوالعزمیوں کی یادگار قرار دینے پر اصرار کرے۔

مصریوں نے زمین پیدا کی، ہندیوں نے سمندر بنایا، بابل والوں نے آفتاب نکالا، ماہتاب یونانیوں کی ایجاد ہے، اور ہوا رومیوں کی،

کیا ان نظریوں کی کسی میں جسارت ہے؟ ہاں! انسان طبعی کی کسی ٹانگ کا کروڑواں حصہ بھی پیدا نہیں کر سکتا، مچھر کی سونڈھ کے ریشہ میں کسی اضافہ کی اس کے اندر سکت نہیں۔ نہ یہ کسی ایک کے قابو میں ہے۔ اور نہ سب کے بس کی بات ہے، اور یہی دلیل ہے کہ کائنات کی کوئی چیز بڑی ہو یا چھوٹی، ذرّہ ہو یا آفتاب، یہ انسانی کام نہیں ہے۔

پھر جب قرآن بھی یہی کہتا ہے کہ پورا قرآن، اس کی دس سورتیں یا اس کی ایک سورہ کے برابر بھی تم میں کوئی ایسا کلام نہیں لا سکتا، نہ جدا جدا ہو کر اس کی سعی میں کامیابی ہو سکتی ہے اور نہ سمٹ کر بلکہ انسانوں کے ساتھ اگر جنوں کو بھی شریک کر لیا جائے اور ان میں ہر ایک دوسرے کی پیٹھ میں زور پہنچائے، حتیٰ کہ خالقِ کائنات کے سوا تمام مخلوقات اور کائنات کو اس کام کی نگرانی اور شہادت کے لئے مدد کر لیا جائے جب بھی یہ ممکن نہیں، تو کیا یہ روشن برہان نہیں ہے کہ جس طرح کائنات اور اس کے اجزا انسانی کام نہیں ہیں اسی طرح پورا قرآن اور اس کی ہر سورہ بھی انسانی کلام نہیں ہے۔

یا رب

یوں تو ہے ہر ایک کام تیرا بے مثل
لیکن ہے یہ لطفِ عام تیرا بے مثل

کس منہ سے ادا کروں میں وصفِ قرآن
بے مثل ہے تو کلام تیرا بے مثل

"مصلح"